روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
ہفتہ 8 مارچ 2014ء 6 جمادی الاول 1435 ہجری 8/ امان 1393 ہش جلد 64-99 نمبر 55

ظلم نہیں کیا جائے گا

اور ہم انصاف کے ترازو نصب کریں گے قیامت کے دن کی خاطر۔ پس کسی جان پر ذرا بھی ظلم نہیں کیا جائے گا۔ خواہ رائی کے دانے کے برابر بھی کچھ ہو ہم اسے لا حاضر کریں گے اور ہم حساب لینے کے لحاظ سے کافی ہیں۔

(الانبیاء :48)

اخلاق عالیہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:

رسول اللہؐ انصاف کا خیال جنگ کے موقع پر بھی رکھتے تھے۔ ایک دفعہ آپؐ نے کچھ صحابہؓ کو باہر خبر رسانی کے لئے بھجوایا۔ دشمن کے کچھ آدمی اُن کو حرم کی حد میں مل گئے صحابہ نے اِس خیال سے کہ اگر ہم نے ان کو زندہ چھوڑ دیا تو یہ جا کر مکہ والوں کو خبر دیں گے اور ہم مارے جائیں گے اُن پر حملہ کر دیا اور ان میں سے ایک لڑائی میں مارا گیا۔ جب یہ خبریں دریافت کرنے والا قافلہ مدینہ واپس آیا، تو پیچھے پیچھے مکہ والوں کی طرف سے بھی ایک وفد شکایت لے کر آیا کہ اُنہوں نے حرم کے اندر ہمارے دو آدمی مار دیئے ہیں۔ جو لوگ حرم کے اندر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ظلم کرتے رہتے تھے اُن کو جواب تو یہ ملنا چاہئے تھا کہ تم نے کب حرم کا احترام کیا کہ تم ہم سے حرم کے احترام کی امید رکھتے ہو مگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ جواب نہ دیا بلکہ فرمایا۔ ہاں بے انصافی ہوئی ہے کیونکہ ممکن ہے کہ اس خیال سے کہ حرم میں وہ محفوظ ہیں اُنہوں نے اپنے بچاؤ کی پوری کوشش نہ کی ہو اس لئے آپ لوگوں کو خون بہا دیا جائے گا۔ چنانچہ آپ نے قتل کا وہ فدیہ جس کا عربوں میں دستور تھا اُن کے ورثاء کو ادا کیا۔

جذبات کا احترام

اپنے تو اپنے غیروں کے جذبات کا احترام بھی آپ بہت زیادہ کرتے تھے۔ ایک دفعہ ایک یہودی آپ کے پاس آیا اور اُس نے آ کے شکایت کی کہ دیکھئے! حضرت ابوبکر نے میرا دل دُکھایا ہے اور کہا ہے کہ میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کو خدا نے موسیٰ سے افضل بنایا ہے۔ اِس بات کو سن کر میرے دل کو تکلیف پہنچی ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکرؓ کو بلا کر اُن سے پوچھا کہ یہ کیا بات ہے۔ حضرت ابوبکرؓ نے کہا، یَا رَسُوْلَ اللّٰہ! اِس شخص نے ابتداء کی تھی اور کہا تھا کہ میں موسیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کو خدا نے ساری دنیا پر فضیلت عطا فرمائی ہے اس پر میں نے کہا کہ میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کو خدا نے موسیٰ سے افضل بنایا ہے۔ آپ نے فرمایا ایسا نہیں کرنا چاہئے۔ دوسروں کے جذبات کا احترام کرنا چاہئے مجھے موسیٰ پر فضیلت نہ دیا کرو۔

(بخاری کتاب الخصومات باب مایذکر فی الاشخاص (الخ)

اس کا یہ مطلب نہیں تھا کہ آپ اپنے آپ کو موسیٰ سے افضل نہ سمجھتے تھے بلکہ مطلب یہ تھا کہ یہ فقرہ کہنے سے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا نے موسیٰ پر فضیلت عطا فرمائی ہے یہودیوں کے دلوں کو تکلیف پہنچتی ہے۔

(دیباچہ تفسیر القرآن ص 249)

ساری جماعت کو فکر کرنی چاہیے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں۔

’’آپ کیلئے ضروری ہے کہ قرآن کریم کو خود بھی سمجھیں اور اس پر عمل کریں اور اپنے بچوں اور دوسرے لوگوں کو بھی جن کی ذمہ داری آپ پر ہے قرآن کریم پڑھائیں۔ اور ان کو اس قابل بنا دیں کہ وہ قرآن کریم کے معانی سمجھ سکیں۔ اور ان کی تربیت اس رنگ میں کریں کہ جب بھی قرآن کریم کی آواز اِن کے کانوں میں پڑے تو دنیا کی کوئی طاقت اس پر لبیک کہنے سے انہیں نہ روک سکے‘‘۔ (الفضل 19 فروری 1966ء صفحہ 4)

’’میں تو سمجھتا ہوں کہ اگر جماعت کا ایک بچہ بھی قرآن کریم پڑھنا نہیں جانتا تو ساری جماعت کو اپنی فکر کرنی چاہئے جب تک وہ بچہ قرآن کریم ناظرہ نہ جان لے‘‘۔

(الفضل 6 مارچ 1966ء صفحہ 4

مرسلہ: نظارت تعلیم القرآن ووقف عارضی)

دو نفلوں کی تحریک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 3 دسمبر 2010ء کے خطبہ جمعہ میں احمدی احباب کو روزانہ دو نوافل ادا کرنے کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا:۔

پس ان حالات میں دنیا بھر کی جماعتوں کے تمام افراد کو میں خاص طور پر اپنے مظلوم اور تکلیف اور مشکلات میں گرفتار بھائیوں کے لئے دعاؤں کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کم از کم دو نفل روزانہ صرف ان لوگوں کیلئے ہر احمدی ادا کرے جو احمدیت کی وجہ سے کسی بھی قسم کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ جو ظالمانہ قوانین کی وجہ سے اپنی شہری اور مذہبی آزادیوں سے محروم کر دیئے گئے ہیں۔ اسی طرح جماعتی ترقی کے لئے بھی خاص طور پر دعائیں کریں۔ پس اگر ہر احمدی اپنے دل کی بے چینی کو خدا تعالیٰ کے حضور پہلے سے بڑھ کر پیش کرے گا تو خود مشاہدہ کرے گا کہ اللہ تعالیٰ کے پیار کی نظر اس پر کس طرح پڑ رہی ہے پہلے سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ ان کو اپنے حصار میں لے لے گا۔

(روزنامہ الفضل 18 جنوری 2011ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ نکاح

خطبہ 30 مارچ 2012ء

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 30 مارچ 2012ء کو بیت فضل لندن میں درج ذیل نکاح کا اعلان فرمایا۔ تشہد و تعوذ اور مسنون آیات قرآنیہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت میں ایک نکاح کا اعلان کروں گا جو ہمارے جامعہ احمدیہ یوکے کے طالب علم، بلکہ اب تو مربی بن گئے ہیں ان کا ہے جو پہلی کلاس نکل رہی ہے اس میں ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: ہم جسے مربی یا...... کہتے ہیں ایک ہی شخص کے دو نام ہیں۔ (دعوت الی اللہ) کا کام بھی ایک واقف زندگی مربی کا ہے جو جامعہ میں تعلیم حاصل کر کے نکلتا ہے، میدان عمل میں بھیجا جاتا ہے اور تربیت بھی اسی کا کام ہے۔ اس لحاظ سے بہت اہم ذمہ واری ہے ایک واقف زندگی مربی اور......کی کہ میدان عمل میں وہ ان تعلیمات کو آگے پھیلاتا ہے جو قرآن کریم کی تعلیم ہے۔ ان باتوں کو آگے پھیلاتا ہے جو آنحضرت ﷺ نے کہیں اور ہم تک پہنچیں۔ ایسی روایات جو باقاعدہ ہیں، جن کی کوئی حیثیت ہے، جن کا کوئی مقام ہے کیونکہ بعض روایات ایسی ہیں جو غلط طریقہ سے بھی پہنچتی ہیں۔ پھر اس سنت پر عمل کرنے کی طرف تلقین کرتا ہے جو آنحضرت ﷺ کی سنت ہے۔ پھر اس زمانہ میں زمانہ کے امام حضرت مسیح موعود کی باتوں کو آگے پہنچانا اور آپ کی نصائح کو آگے پہنچانا، قرآن اور حدیث کی تعلیم کی وہ تشریح اور وضاحتیں جو حضرت مسیح موعود نے فرمائی ہیں ان کو آگے پہنچانا۔ تو یہ ایک مربی کا بہت بڑا کام ہوتا ہے جو اس نے کرنا ہے۔ جو اس کی ذمہ واری ہے۔ غیروں کو بھی صحیح ...... تعلیم پہنچانا اور اپنوں میں بھی صحیح ...... تعلیم کو تربیت کے ذریعہ سے رائج کرنا۔

پس جب مربی کے ذمہ یہ کام ہیں تو اس کو ہمیشہ یہ خیال رہنا چاہئے کہ جہاں تک (دعوت الی اللہ) کا سوال ہے جب وہ (دین) کی تعلیم پھیلائے، (دعوت الی اللہ) کرے، بڑے بڑے جو مسائل ہیں ان کے علاوہ بعض ایسی باتیں ہوتی ہیں جو اخلاق سے تعلق رکھتی ہیں، جو دوسروں کو پسند آجاتی ہیں تو ان پر خود عمل کرنے والا بھی ہو۔ اسی طرح تربیت کرتے ہوئے جو باتیں جماعت کے افراد کو کہے، جو نصیحت کرے ان پہ خود عمل کرنے والا بھی ہو اور جماعت کے اندر جو بہت سارے مسائل ہیں، ان میں سے ایک مسئلہ جواب عموماً زیادہ پیدا ہونے لگ گیا ہے، میاں بیوی کے تعلقات کا ہے۔ وہ معاشرتی تعلقات جو میاں اور بیوی دونوں طرف سے، لڑکے اور لڑکی دونوں طرف سے خاندانوں کے ساتھ بھی وابستہ ہیں اور پھر آپس کے جو رہن سہن ہیں، آپس کی گھریلو زندگی ہے اس سے بھی وابستہ ہیں۔ پس اس لحاظ سے مربی کو ہمیشہ خیال رکھنا چاہئے کہ میں نے حتی الوسع ایک تو اس تعلیم سے دور نہیں ہٹنا جو قرآن اور حدیث اور سنت اور حضرت مسیح موعود کے ذریعہ سے ہم تک پہنچی ہے۔ دوسرے اس دائرہ کے اندر رہتے ہوئے بیوی کے جو حقوق ہیں وہ میں نے ادا کرنے ہیں اور اسی طرح جو لڑکی واقف زندگی سے شادی کرنا چاہتی ہے یا لڑکی کے جو والدین اپنی بیٹی کو واقف زندگی سے بیاہنا چاہتے ہیں ان دونوں کو یہ خیال رہنا چاہئے، لڑکی کو یہ کہ میں واقف زندگی کے ساتھ شادی کر رہی ہوں تو میں نے جہاں بھی اور جس طرح بھی ایک ...... یا مربی رکھا جائے، بھیجا جائے، جن حالات میں بھی رکھا جائے وہاں اگر ساتھ بھیجا جائے تو اس کے ساتھ گزارا کرنا ہے اور اگر ساتھ نہیں بھیجا جاتا تو پھر جتنا عرصہ بھی علیحدہ رہنا ہے میں نے خاموشی اور صبر سے یہ دن گزارنے ہیں اور کسی قسم کا شکوہ نہیں کرنا۔ کوئی مطالبہ مربی سے نہیں ہوگا۔ اسی طرح لڑکی کے والدین جو ہیں ان کو بھی ہمیشہ یہ خیال رکھنا چاہئے کہ واقف زندگی سے بیاہنے کے بعد غیر ضروری مطالبات نہیں ہونے چاہئیں۔ کیونکہ عموماً جہاں جھگڑے اٹھتے ہیں والدین بھی اس میں Involve ہو جاتے ہیں۔ پس دونوں طرفوں کو یہ خیال رکھنا چاہئے کہ ہم نے اس رشتہ کو اس طرح نبھانا ہے جس طرح اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا ہے اور تقویٰ سے کام لیتے ہوئے، ایک دوسرے کے جذبات کا بھی خیال رکھنا ہے، ایک دوسرے کی ضروریات کا بھی خیال رکھنا ہے۔ اللہ کرے کہ یہ رشتہ جو آج قائم ہو رہا ہے ہر لحاظ سے بابرکت ہو اور اتنے پیار اور محبت اور خلوص سے یہ رشتہ قائم رہے کہ مربی سلسلہ کو یکسوئی سے کام کرنے کا موقعہ ملتا رہے اور آئندہ نسلیں بھی اس نیک تربیت کی وجہ سے جو ایک مربی کے گھر کے ماحول میں ہونی چاہئے نیک اور صالح پیدا ہوں۔ آمین

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ان چند الفاظ کے بعد میں نکاح کا اعلان کرتا ہوں۔ بچی کا نام ہے عزیزہ ھما حفیظ بنت مکرم عبد الحفیظ صاحب جرمنی اور لڑکے کا نام ہے عزیزم محمد بشارت ابن مکرم انور حسین صاحب بیلجیئم۔ یہ نکاح ساڑھے تین ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

اس کے بعد حضور انور نے فریقین میں ایجاب و قبول کروایا۔ رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کروائی اور فریقین کو شرف مصافحہ بخشتے ہوئے مبارکباد دی۔

(مرتبہ: ظہیر احمد خان صاحب مربی سلسلہ۔ لندن)

☆......☆......☆

مرسلہ: معتمد مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان

نتائج مقابلہ حسن کارکردگی بین المجالس، اضلاع و علاقہ

(مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ پاکستان سال 13-2012ء)

نتیجہ مقابلہ بین المجالس خدام

اوّل: مجلس خدام الاحمدیہ دہلی گیٹ لاہور
(خلافت جوبلی علم انعامی کی حقدار قرار پائی)
دوم: مجلس خدام الاحمدیہ ڈرگ روڈ کراچی
سوم: مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ
چہارم: مجلس خدام الاحمدیہ جوہر ٹاؤن لاہور
پنجم: مجلس خدام الاحمدیہ واپڈا ٹاؤن لاہور
ششم: مجلس خدام الاحمدیہ ریونیو سوسائٹی لاہور
ہفتم: مجلس خدام الاحمدیہ کوٹ لکھپت لاہور
ہشتم: مجلس خدام الاحمدیہ فیصل ٹاؤن لاہور
نہم: مجلس خدام الاحمدیہ گوہد پور ضلع سیالکوٹ
دہم: مجلس خدام الاحمدیہ دارالنور فیصل آباد

نتیجہ مقابلہ بین المجالس اطفال

اوّل: مجلس اطفال الاحمدیہ رچنا ٹاؤن لاہور
(علم انعامی کی حقدار قرار پائی)
دوم: مجلس اطفال الاحمدیہ ربوہ
سوم: مجلس اطفال الاحمدیہ بشیر آباد ضلع حیدرآباد
چہارم: مجلس اطفال الاحمدیہ فیض آباد ضلع میرپور خاص
پنجم: مجلس اطفال الاحمدیہ صادق آباد ضلع راولپنڈی
ششم: مجلس اطفال الاحمدیہ ڈرگ روڈ کراچی
ہفتم: مجلس اطفال الاحمدیہ دہلی گیٹ لاہور
ہشتم: مجلس اطفال الاحمدیہ مجلس ناصر ضلع راولپنڈی
نہم: مجلس اطفال الاحمدیہ سمن آباد ضلع لاہور
دہم: مجلس اطفال الاحمدیہ بیت النور ضلع اوکاڑہ

نتیجہ مقابلہ بین الاضلاع خدام

اوّل	ضلع راولپنڈی
دوم	ضلع لاہور
سوم	ضلع کراچی
چہارم	ضلع سیالکوٹ
پنجم	ضلع اسلام آباد
ششم	ضلع بدین
ہفتم	ضلع ننکانہ صاحب
ہشتم	ضلع عمرکوٹ
نہم	ضلع راجن پور
دہم	ضلع منڈی بہاؤالدین

نتیجہ مقابلہ بین الاضلاع اطفال

اوّل	ضلع راولپنڈی
دوم	ضلع لاہور
سوم	ضلع ننکانہ صاحب
چہارم	ضلع لودھراں
پنجم	ضلع بدین
ششم	ضلع حیدرآباد
ہفتم	ضلع کراچی

نتیجہ مقابلہ بین العلاقہ خدام

اوّل	علاقہ لاہور
دوم	علاقہ فیصل آباد
سوم	علاقہ کراچی
چہارم	علاقہ گوجرانوالہ
پنجم	علاقہ حیدرآباد

نتیجہ مقابلہ بین العلاقہ اطفال

اوّل	علاقہ لاہور
دوم	علاقہ گوجرانوالہ
سوم	علاقہ راولپنڈی
چہارم	علاقہ آزاد کشمیر

☆......☆......☆......☆

نمایاں کامیابی

مکرمہ مسز طیبہ بشریٰ صاحبہ اسسٹنٹ پروفیسر زوآلوجی شاداب کالونی جھنگ صدر تحریر کرتی ہیں۔ 2A1B

خاکسار کے بیٹے مکرم عرفان جاوید صاحب ولد مکرم ڈاکٹر جاوید اختر صاحب آئی سپیشلسٹ نے چناب کالج جھنگ سے کیمبرج یونیورسٹی کے زیر اہتمام او لیول کے سالانہ امتحان میں بین الاقوامی سطح پر بہترین کارکردگی دکھاتے ہوئے *9A حاصل کئے۔ جبکہ ایڈیشنل میتھ میں دنیا بھر میں پہلی پوزیشن حاصل کی۔ مزید برآں پاکستان بھر اور لاہور ریجن میں بہترین *9 A حاصل کر کے سرفہرست رہے۔ اس طرح سے چناب کالج کی 22 سالہ تاریخ میں ریکارڈ قائم کیا ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوف کے لئے یہ کامیابی بابرکت اور آئندہ کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

ن۔ سلہری

ماموں جان محترم ثاقب زیروی صاحب

ہر انسان کی زندگی میں اس کی بچپن کی یادیں اسے ہمیشہ یاد رہتیں اور شخصیت پر بھی انمٹ نقوش چھوڑ جاتی ہیں۔ پھوپھو جان سعیدہ بیگم صاحبہ (اہلیہ حکیم نظام جان صاحب) نے ثاقب زیروی صاحب کی پیدائش سے قبل ایک خواب دیکھا۔ بیدار ہو کر انہوں نے حضرت اماں جان کی خدمت میں اس خواب کو بیان کیا تو انہوں نے اس کی تعبیر یہی فرمائی کہ جو بھی بچہ پیدا ہوگا وہ ثاقب صاحب جیسی خصوصیات رکھتا ہوگا۔ اسی دوران تقسیم برصغیر ہوگئی اور ہجرت کے بعد عارضی طور پر ہمارے گھرانے کو سیالکوٹ میں قیام کرنا پڑا۔ وہیں اکتوبر 1947ء میں میری پیدائش ہوئی۔

ہجرت کی جو صعوبتیں ہمارے خاندانوں نے برداشت کیں وہ تو ایک الگ باب ہے۔ چنانچہ لاہور میں ٹیمپل روڈ کے ایک چھوٹے سے گھر میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی اجازت اور دعاؤں سے ماموں جان نے لاہور رسالہ کا اجراء کر دیا اور اوپر والی منزل میں اپنی فیملی اور میری والدہ کی فیملی کو بلا لیا۔ ہم اسی طرح پاؤں چلتے چلتے لاہور کے دفتر میں پہنچ جاتے۔ ہم نے اسی ماحول میں آنکھ کھولی۔ دفتر کیا تھا۔ ایک ایڈیٹر (محترم ماموں جان ثاقب زیروی) ایک کاتب منشی لعل دین صاحب مرحوم اور ایک قاصد چچا شریف ہمیں تو تب دور دور تک احساس نہ تھا کہ یہ تینوں کس عظیم الشان مقصد کے لئے جنگ لڑ رہے ہیں۔

اب لکھنے کے قابل ہوئے تو منشی لعل دین صاحب کو لکھتا دیکھتے جو وہ قلم اور دوات سے کاپیوں پر لکھتے تو وہ اپنی طرف سے توجہ ہٹانے کے لئے ہم بچوں کو ایک کاغذ پر قلم سے اب ج لکھ کر دیتے کہ بالکل اسی طرح کا لکھ کر لاؤ۔ میں جب قلم سے کاغذ پر لکھنے لگتی تو وہ چرچراہٹ پیدا نہ ہوتی جو منشی صاحب کے لکھنے سے پیدا ہوتی تھی۔ میں ان سے استفسار کرتی تو ماموں جان مرحوم جواب دیتے۔ جب بالکل منشی صاحب جیسا لکھ لو گی تو پھر یہ آواز پیدا ہوگی۔ ہماری کوشش جاری رہتی۔ پھر تھوڑا تھوڑا پڑھنا آ گیا۔ تو ماموں جان کے پاس جو رسالے بچوں کے آتے وہ ہمارے حصے میں بھی آتے۔ ان میں بچوں کی دنیا، تعلیم و تربیت مجھے یاد ہیں۔ ماموں جان کہتے چلو چھوٹی چھوٹی کہانیاں اس طرح لکھ کر دو گے تو لاہور رسالہ میں بچوں کے صفحہ پر چھپیں گی۔ جب کوئی کہانی نہ بنتی تو رسالے میں سے ایک کہانی کاغذ پر لکھ کر ماموں جان کو دے دیتے کہ یہ بچوں کے صفحہ پر چھاپ دیں۔ میرے ماموں تو ایک ہیرا تھے۔ انہوں نے کبھی نہیں کہا کہ یہ کہانی نقل کر کے دی ہے چھپ نہیں سکتی۔ ان کے لئے کیا مشکل تھا فوراً ایک چھوٹی سی کہانی بنا کر ہمارے نام سے چھاپ دیتے۔ ہمارا نام رسالہ میں چھپ جاتا تو خوشی سے پھولے نہ سماتے۔ کتنی خاموش تربیت تھی جو آہستہ آہستہ سرایت کر گئی۔ پتہ ہی نہ چلا۔ بڑی شخصیات کی زندگیوں کے کچھ گوشے۔ ہمیشہ عام نظر سے اوجھل رہتے ہیں۔ لیکن محبت و انس کے تعلق کے نتیجے میں وہ گوشے گاہے گاہے خود ہی ابھر کر سامنے آتے رہتے ہیں۔ ان کے ایک بھائی محمد بشیر زیروی صاحب اور میری والدہ حفیظہ بیگم صاحبہ مرحومہ تھیں۔ (ان سے بڑے بھائی محمد اقبال عین عنفوان شباب میں وفات پا گئے تھے) اور سب سے چھوٹی بہن فہمیدہ کم سنی میں ہی فوت ہوگئی تھی۔ اپنے بھائی اور بہن سے بڑے تھے لیکن ہم نے آج تک ایسا مثالی پیار اور تعلق کسی بہن اور بھائی میں نہیں دیکھا۔ وہ سلوک میں ان کے باپ معلوم دیتے تھے اور بہن اور بھائی بالکل چھوٹے بچوں کی طرح آخر دم تک ان کی اطاعت کا دم بھرتے تھے اور تینوں بہن بھائی ایک دوسرے سے دور نہ ہو سکتے تھے۔ نہ معلوم تربیت کے یہ کیسے انداز تھے جو میری نانی عزیز بیگم صاحبہ اور میرے نانا حکیم اللہ بخش خان صاحب رفیق حضرت مسیح موعود نے اختیار کئے تھے۔ تینوں بہن بھائی اپنے والدین کے انتہائی فرمانبردار، نیک، تہجد گزار، احمدیت کے جاں نثار اور آپس میں گہری محبت رکھنے والے تھے۔

چنانچہ ٹیمپل روڈ پر ہی ماموں جان کو ایک گھر الاٹ ہوا۔ جس میں وہ اپنے والدین، اپنے بھائی ان کی فیملی اور اپنی فیملی کے ساتھ شفٹ ہو گئے اور لاہور رسالہ کی سرگرمیوں میں جیسے اضافہ ہوا اسے بیڈن روڈ پر بلونت مینشن میں ایک دفتر کرائے پر لے کر منتقل کر دیا گیا اور پرانے گھر اور دفتر میں میری والدہ رہنے لگیں۔ اب میرے گھر اور میرے ننھیال کے گھر میں صرف دو گھروں کا فاصلہ تھا اور دونوں گھرانے ایک ہی گھر معلوم دیتے تھے۔ اس زمانے میں بھی مخالفت کے باوجود ماموں جان پر ریڈیو پر تقاریر کرنے یا مشاعروں پر کوئی پابندی نہیں تھی۔ جس دن مشاعرہ ہوتا اور آپ کا نام شامل ہوتا تو ہم ریڈیو کے ساتھ کتنی دیر پہلے جڑ کر بیٹھ جاتے۔ میں بغیر مبالغہ کے اظہار کرتی ہوں کہ میں نے کبھی کسی کی آواز میں اتنا ترنم اور درد محسوس نہیں کیا جتنا ماموں جان کی آواز میں تھا۔ اکثر اوقات لوگ مشاعروں پر بھی مدعو کرتے اور ہر شاعر کو کپڑوں کی مل والے ایک ایک تھان بھی تحفہ میں دے دیتے۔ تو بھائی اور بہن کے بچوں میں اس تھان کے کپڑوں کی بھی تقسیم ہوتی۔ اس کے علاوہ پھلوں اور تحائف کے لئے بھی یہی دستور تھا۔

انتہائی نامساعد حالات میں بھی بچپن سے میں نے ان کو ہمیشہ شاندار دیکھا۔ آج بھی جب تصور میں ان کی وہ کالی ٹوپی، اچکن اور کھسہ سفید براق کپڑوں کے ساتھ نظر آتا ہے تو زبان سے یہی نکلتا ہے۔ ع

خاک میں کیا صورتیں ہوں گی کہ پنہاں ہوگئیں

کتنی بھی مصروفیت ہو کوئی بچہ پاس ہوتا تو ضرور اس کو مبارکباد بھی دینے آتے اور انعام بھی دیتے۔ عید آتی تو ان کا شدت سے انتظار ہوتا کہ عید ملی کہ ملی۔ وہ اپنے اسی خاص شفقت بھرے شاعرانہ انداز میں تشریف لاتے اور ہر ایک کو حفظ مراتب کا خیال کرتے ہوئے عیدی مرحمت فرماتے۔ کافی سالوں تک تو ہماری والدہ کے لئے بھی روایتی عید سویاں، چاول، چینی اور کپڑوں کی صورت میں بھی آتی تھی۔ پھر زیادہ بڑا ہونے پر وہ رقم میں منتقل ہوگئی۔

میری ممانی محترمہ اقبال بیگم مرحومہ بڑی بھابھی ہونے کی حیثیت سے عیدی لے کر آتیں تو ہمارا شوق و اشتیاق قابل دید ہوتا۔ یونہی بچے پاس پاس گھروں میں بڑے ہوتے گئے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو چار بیٹے اور ایک بیٹی عطا کی۔ بیٹی چند ماہ کی ہو کر انتقال کر گئی۔ وقف زندگی تھے۔ ان کا اوڑھنا بچھونا جماعت تھا۔ دن ہو یا رات صبح ہو یا شام جیسے ہی خلفائے وقت کی طرف سے بلاوا آتا۔ آپ چل پڑتے۔ پھر ان کو اور کوئی خیال نہ آتا۔ اس بات کا شاید عام گھروں میں احساس نہ ہو لیکن سلسلے کی خاطر دن رات ایک کر دینے والوں کے گھر والوں کی قربانیاں بھی اس میں ساتھ ساتھ شامل ہوتی ہیں۔ اپنے بھائی کی فیملی ساتھ تھی۔ والدین بھی ساتھ ہی رہتے تھے۔ ہمارا گھر بھی ساتھ ہی تھا۔ وہ اسی گھریلو دنیا کی بزم سجائے اپنے کام سرانجام دیتے رہتے ان کے دو چھوٹے بیٹے جب تولد ہوئے تو ہر دو کی پیدائش پر امی کے پاس تشریف لاتے کہ نعیمہ کو اپنی ممانی کے پاس بھیج دو۔ اماں جی یعنی میری نانی کی مدد رہے گی۔ امی بلا تامل مجھے بھیج دیتیں۔ جب چھوٹا بیٹا پیدا ہوا اس وقت میں تھرڈ ایئر کی طالبہ تھی۔ اسلامیات میرا پسندیدہ مضمون تھا۔ آپ نے فرمایا نعیمہ چھوٹے کے لئے کوئی نام فوراً سوچو آپ کے پہلے بیٹوں کے نام طاہر، ظاہر، انور تھے۔ میں نے کہا ماموں جان یاسر رکھ دیں۔ یہ ان کی محبت تھی کہ میرا دل رکھنے کے لئے کہ یہ خدمت کے لئے ہمارے گھر آئی ہے فرمایا چلو جی فیصلہ ہو گیا نام طے ہو گیا یاسر منصور احمد اور وہ خلیفۃ المسیح الثانی کا دور تھا۔ حضور صاحب فراش تھے۔ دعا کے لئے خط تحریر کر دیا گیا۔ اپنے بچوں کی کفالت کے لئے دن رات ایک کر دیا۔ ان کو اعلیٰ تعلیم دلوائی۔ زبانی نصیحت سے زیادہ خود اپنا نمونہ دکھانے کے قائل تھے۔

چند سال کے بعد ہی ممانی جان رعشہ کے مرض میں مبتلا ہوگئیں۔ ماموں جان نے علاج میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ ڈاکٹر یعقوب صاحب، ڈاکٹر بشیر احمد صاحب کے علاوہ اور حضور خلیفۃ المسیح الثالث کی دعاؤں سے اپنے تمام کام سرانجام دینے کے قابل ہوگئیں۔ گو خفیف سا اثر نظر آتا تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ کو طویل زندگی سے نوازا۔ خود کہا کرتی تھیں کہ

”کوئی شخص اپنی بیوی کی اتنی لمبی بیماری (جو چالیس سال پر محیط تھی) اتنی مستقل مزاجی سے نہیں کاٹ سکتا“۔

سفر سے آئے ہوں یا دفتر سے، کھانا مل گیا تو ٹھیک نہیں ملا بیوی کی طبیعت خراب ہے۔ بازار سے آ گیا۔ طبیعت بزم آراء تھی۔ ایک وقت میں شاعر بھی آتے تھے۔ وکیل بھی تھے۔ ڈاکٹر بھی تھے۔ سیاستدان بھی تھے۔ مذہبی شخصیات بھی آتی تھیں۔ وہ گھر میں کھانا پکنے کا سوچتے ہی نہ تھے۔ سب کچھ ہوٹل سے آتا۔ یا ہم بہنوں کو بلا لیا جاتا کہ چائے وغیرہ کا انتظام کر دیں۔ آج جب ہم خود عملی زندگی سے گزر رہے ہیں اور خود خرچ کرتے ہیں تو عقل دنگ رہ جاتی ہے کہ وہ اپنی کم مائیگی میں بھی کبھی اس کا اظہار نہیں کرتے تھے۔ میرے خدا نے بھی میرے اس درویش ماموں کا پردہ رکھا۔ کسی کو خالی ہاتھ نہیں لوٹایا اور اللہ تعالیٰ نے بھی ان کا ہاتھ کبھی کسی کو خالی نہیں دکھایا۔ وہ فرمایا کرتے تھے۔

ہم سرمایہ دار نہیں ہیں ایک عزت کی پونجی ہے جو ساری زندگی کا سرمایہ ہے۔ اس کی حفاظت کرنا (آج بھی میں اپنے بچوں کو گاہے گاہے ان کے دادا کا یہ پیغام ضرور یاد دلاتی ہوں۔) جب میں نے ایم اے اسلامیات کر لیا اور اپنے خاندان میں سب سے چھوٹی عمر میں ماسٹر کیا تو میرے دل میں لیکچرار بننے کی جو دھن سوار تھی وہ رزلٹ آنے سے پہلے ہی کروٹیں لینے لگی۔ میرے والد جو لڑکیوں کی اعلیٰ تعلیم کے بہت حامی تھے۔ اور پی ایچ ڈی کرنے کی طرف بھی مائل کرتے تھے۔ لیکن لاہور سے باہر ملازمت کے لئے وہ کسی صورت تیار نہ تھے اور ماموں جان تو سرے سے عورتوں کی ملازمت کے ہی خلاف تھے۔ میرے جنون کا یہ عالم تھا کہ لمبی لمبی دعائیں کرتی تھی۔ اللہ تعالیٰ تو مرکز کے ادارے میں

درج Ok-21-02-2014

ہی کوئی انتظام کردے۔ مجھے یقین تھا کہ پھر انکار کی کوئی گنجائش نہ رہے گی۔ اپنے پیارے اللہ کے قربان جاؤں اس معصوم خواہش کو اس نے رزلٹ آنے سے پہلے پورا کردیا اور جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ میں الفضل میں اسلامیات کی لیکچرار کی آسامی خالی ہونے کا اشتہار نظر سے گزرا، آؤ دیکھا نہ تاؤ، شام کو ماموں جان کے گھر آتے ہی اخبار الفضل ان کے سامنے رکھ دیا۔ میں نے ان کے چہرے کا جائزہ لینا شروع کیا کہ اب دیکھیں کیا ارشاد ہوتا ہے وہ بھی میرا اشتیاق بھانپ چکے تھے۔ کس قدر دوررس تھی ان کی نگاہ۔ فرمانے لگے میں حضرت سیدہ ام امۃ المتین صاحب ڈائریکٹریس جامعہ نصرت ربوہ کی خدمت میں خط لکھ دیتا ہوں۔ آپ منصورہ بیگم صاحبہ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی خدمت میں دعا کی درخواست لکھ دو۔ میں نے کن جذبات سے ان کے گھر اور اپنے گھر کا فاصلہ طے کیا۔ اس کو بیان نہیں کیا جاسکتا۔ فقط محسوس کیا جاسکتا ہے۔ گھر میں جس نے بھی یہ خبر سنی۔ اس کے لئے بڑی حیران کن بات تھی۔ جہاں وہ سرے سے عورتوں کی ملازمت کے خلاف تھے وہاں اپنے ہی گھر کی ایک بچی کو لاہور سے باہر بھیجنے کے لئے مکمل تعاون کرنا۔ اس وقت تو مجھے ایسا ہی محسوس ہوا تھا۔ مجھے ہی نہیں اور بھی کئی سننے والوں کو کہ بھانجی کی محبت میں انکار نہیں کرسکے۔ لیکن جب شعور میں پختگی آنی شروع ہوئی تو تب میں نے جانا اس اجازت میں دو پیغام تھے۔

1۔ کہ اگر مرکز کے اداروں کو ضرورت ہو تو وہی پہلی ترجیح ہونی چاہئے۔

2۔ دوسرا یہ کہ مرکز کی تربیت اگر ایک بچی کو حاصل ہوجائے تو وہ گھرانے کی تربیت میں معاون ہوسکتی ہے۔

چنانچہ وقت نے ایسا ہی ثابت کیا۔ آپ نے حضرت سیدہ چھوٹی آپا صاحبہ کی خدمت میں لکھا کہ میری بھانجی میں کچھ لکھنے پڑھنے کے جراثیم ہیں۔ آپ اس سے کچھ کام لیں۔ چنانچہ حضرت سیدہ ام امۃ المتین صاحبہ نے مجھے محترمہ امۃ الرشید شوکت صاحبہ مرحومہ مدیرہ مصباح کی نائبہ مقرر کردیا۔ جب بھی میرا کوئی مضمون شائع ہوتا۔ اس قدر حوصلہ افزائی کا خط لکھتے کہ لگتا اس سے بہتر مضمون ہی نہیں لکھا گیا۔ پھر تو یہ سلسلہ ہی چل نکلا۔ کالج کے رسالہ کے اسلامیات نمبر کی مکمل تدوین محترمہ فرخندہ اختر شاہ مرحومہ پرنسپل صاحبہ جامعہ نصرت نے میرے سپرد کردی۔ وہ نمبر اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس قدر مقبول ہوا کہ بہت سے خطوط بھی اس سلسلے میں موصول ہوئے۔ جلسہ سالانہ پر ڈیوٹیاں بھی دیں اور جلسہ سالانہ پر تقریریں بھی کیں۔ رپورٹنگ بھی کی۔ میں تو ایک جنگلی پرندہ تھی جسے ڈھنگ سے اڑنا بھی نہ آتا تھا۔ درس و تدریس کے دوران قرآن مجید کا مکمل ترجمہ سیکھ جانا مرکز کی تربیت ہی کا نتیجہ تھا۔ جو میں نے سیکھا وہیں سے سیکھا جو نہ سیکھ سکی اس میں سراسر میری اپنی کوتاہ بینی کا دخل ہے۔

سات سال میں نے جامعہ نصرت برائے خواتین میں پڑھایا اسی دوران 1972ء میں کالج قومیائے گئے۔ 1974ء میں جماعت ایک بڑے ابتلاء سے گزری۔ اس دوران ماموں جان کو ہم سب نے انتہائی نڈر اور جرأت مند پایا۔ غیر از جماعت رشتہ دار، غیر از جماعت دوست، احباب سب آہستہ آہستہ پیچھے ہٹتے چلے گئے۔ ریڈیو، ٹی وی پر داخلہ بند ہوگیا۔ مشاعروں پر مدعو کرنا لوگوں نے چھوڑ دیا۔ لاہور، رسالہ پر کوئی نہ کوئی مقدمہ قائم ہوتا رہا مگر ان کے پایہ ثبات میں ذرہ بھر لغزش نہ آئی۔ توکل الٰہی، ثابت قدمی، ایمان کی پختگی، خلفائے احمدیت کے ساتھ عشق کی حد تک جاں نثاری کا چلتا پھرتا نمونہ تھے۔ جس نے بچوں پر بھی ان کی شخصیت کے انمٹ نقوش چھوڑے۔

31 مارچ 1975ء کو میرا نکاح ان کے بڑے بیٹے طاہر محمود احمد زیروی کے ساتھ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے بیت مبارک میں پڑھا۔ فروری 1976ء میں رخصتی عمل میں آئی۔ یکم اپریل 1976ء کو میرا تبادلہ لاہور ہوگیا۔ ماموں جان کی اپنی تو کوئی بیٹی نہ تھی۔ لیکن انہوں نے میرے والد کی وفات کے بعد بھی مجھے کسی باپ کی کمی محسوس نہ ہونے دی۔

شادی کے بعد میں نے ایم اے اردو کیا۔ ہر بات ہر قدم پر میری مدد کی۔ وہ اپنے رسالہ کو تیار کررہے ہوتے اور میں اپنی پڑھائی کررہی ہوتی تو ضرور کسی بات پر اٹھ کر پوچھتے شاید میرا امتحان مقصود ہوتا کہ فلاں موضوع پر کچھ بتاؤ میں ایک کالم لکھ رہا ہوں۔ میں نے اپنے تلفظ کی صحیح ادائیگی ان سے سیکھی۔ کسی لفظ پر اگر اشتباہ پیدا ہوجاتا تو فوراً لغت سے مطلب دیکھ کر فوری ذہن کی تسلی کرلینا انہوں نے مجھے سکھایا۔ وہ علم و ادب کے قدردان تھے۔ خود شاعر تھے اگر کسی شعر سے لطف اٹھاتے اور گھر میں سنانا چاہتے تو فوراً کہتے چائے پلاؤ دیکھو یہ شعر کس قدر خوبصورت ہے۔ کافی بڑی لائبریری تھی۔ ان کو کتاب دینے میں بالکل تامل نہ تھا پڑھنا شرط تھا۔

شادی کے بعد جو پہلی نصیحت کی وہ یہ تھی کہ تمہاری والدہ کا گھر دو گھروں کے فرق سے ہے۔ لیکن اسی گھر سے والدہ کے گھر تک بھی پردے میں جانا ہے۔ پھر اس کے بعد یہ سوچا تک نہیں کہ پردے کے بغیر بے محابا سڑکوں پر گھومنا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ہمیں دو بیٹیاں اور ایک بیٹا عطا کیا۔ الحمد للہ۔ بچوں کی پیدائش پر آکر شہد چٹاتے، نام رکھتے، دعاؤں سے نوازتے اور خلیفہ وقت کی خدمت میں بچے کے نیک ہونے، درازی عمر عطا ہونے اور احمدیت کے خادم ہونے کے لئے عرض کرتے، اپنی پوتیوں اور پوتے سے بہت محبت کرتے تھے۔ اس کی پیدائش سے قبل ہی اس کا نام ہمیں بتا دیا کہ نجم الثاقب رکھوں گا۔ بعد میں چھوٹے بیٹوں سے بھی اللہ تعالیٰ نے آپ کو پوتے اور پوتی عطا کی۔ لیکن میرے بچوں نے بڑے ہونے تک اپنے دادا کی دعائیں اور پیار حاصل کیا۔ ان کی کامیابیوں پر خوش ہوتے۔ ان کو انعام سے نوازتے۔ چھوٹی عمر تک بچوں کے رسائل ان کے لئے سنبھال کر رکھتے۔ ذرا بڑے ہوتے تو ان کی کوشش ہوتی کہ جب بچے بیٹھے ہوں تو اس محفل میں ان کو کوئی تاریخی بات سمجھا دیں۔ کبھی خلیفہ ثانی کے زمانے میں پہلے اجتماع پر اپنی نظم سنانے کا پس منظر خلیفۃ المسیح الثالث کا تو ہر محفل میں ہی ذکر آجاتا۔ حضرت سیدہ ام طاہر کی خدمت میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا (جب آپ کم عمر تھے) بلا کر لے جانا اور خواتین مبارکہ کا پس پردہ نظمیں سننا، ہمارے لئے یہ ذکر بہت دلنشیں ہوتے تھے۔

احسان شناسی کا جذبہ ان میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ جب ان کے چھوٹے بیٹوں کی شادی کا وقت آیا۔ تو میں نے ایک بڑی بہن ہونے کے ناطے جو میرے فرائض تھے وہ میں نے ادا کئے۔ یہ کسی پر احسان نہ تھا لیکن ماموں جان کو نہ جانے اللہ تعالیٰ نے کس خمیر سے بنایا تھا۔ وہ جب بھی ملتے اس کو احسان کہتے اور فرماتے کہ تمہاری ممانی کو تو اگلے بازار کا پتہ نہ تھا۔ ان کے کام کیسے ہوتے۔ ان کا تو کبھی گھر نہ بنتا۔ میں انہیں جواب دیتی، ماموں جان یہ میرا فرض تھا۔ میں نہ ہوتی۔ اللہ تعالیٰ کوئی اور وسیلہ بنا دیتا۔ لیکن ان کی تسلی نہ ہوتی۔ فرماتے میں تمہارے لئے اتنی دعائیں کرتا ہوں جن کا شمار نہیں۔ مجھے تو سو فیصد اس بات کا یقین ہے۔ میری تو ساری زندگی اپنے والدین اور ان بزرگوں کی دعاؤں کی مرہون منت ہے۔

زندگی بہت نشیب و فراز سے گزری۔ میں ان سے بات کرکے مطمئن ہوجاتی۔ انہوں نے ہر قدم پر میرا ساتھ دیا۔ وہ ہمارے لئے ایک سائبان تھے۔ ہمیشہ میری غلطیوں پر انہوں نے چشم پوشی اختیار فرمائی جس پر بعد میں خود ہی ندامت کا احساس ہوتا۔ قلم چل نکلا ہے تو ایک داستان ہے جو شاید ختم ہونے میں ہی نہ آئے۔

1996ء میں جب ان پر برین ہیمرج کا حملہ ہوا۔ تمام جماعت کی دعائیں جو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی دردمندانہ تحریک پر ہوئیں ان کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے ان کو شفایاب کیا۔ ڈاکٹر جنرل محمود الحسن صاحب نے ان کے ہوش میں آنے پر ان کی یادداشت کا امتحان لینے کے لئے آپ سے سوال کیا۔ ثاقب صاحب آپ اپنا کوئی پسندیدہ شعر سنائیں۔ آپ نے سنایا ؎

رات کے پچھلے پہر جب اشک برساتا ہے دل
اشک کے ہر ایک قطرے میں نظر آتا ہے دل

آج بھی جب ماموں جان کی یاد شدت سے آتی ہے تو اپنا آپ بھی اسی شعر کا مصداق معلوم دیتا ہے۔ ع

آسماں تیری لحد پہ شبنم افشانی کرے

جماعت احمدیہ گنی کنا کری
کا ایک روزہ جلسہ سالانہ

مکرم طاہر محمود عابد صاحب

خدا تعالیٰ کے فضل سے گنی کنا کری کو 5 مئی 2013ء کو اپنے چھٹے جلسہ سالانہ کے انعقاد کی توفیق ملی۔ 11 بجے صبح سیرالیون سے تشریف لائے ہوئے مولانا سعیدالرحمٰن امیر و مشنری انچارج سیرالیون کی زیر صدارت پہلے اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ اس کے بعد معزز مہمانوں کا تعارف پیش کیا گیا۔ بعد ازاں محترم امیر صاحب سیرالیون نے افتتاحی تقریر کی۔

اس سیشن میں محترم محمد ماریگا صاحب صدر جماعت کنا کری نے ''احمدیت کا تعارف اور ضرورت''، مکرم احمد پال کمارا صاحب نے ''حضرت مسیح موعودؑ کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم'' اور خاکسار نے ''دین حق اور جہاد'' کے موضوع پر تقاریر کیں۔ پہلے سیشن کے اختتام پر نماز ظہر و عصر کے بعد مہمانان کرام کو کھانا پیش کیا گیا۔ کھانے کے بعد دوسرے سیشن کا آغاز خاکسار کے زیر صدارت تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ اس کے بعد مکرم شریف کبا صاحب لوکل مشنری نے ''صداقت حضرت مسیح موعودؑ'' اور مکرم محمد صالح جالو صاحب نے ''خلافت کی اہمیت اور برکات'' کے موضوع پر تقاریر کیں۔

آخر میں مجلس سوال و جواب منعقد کی گئی۔ خاکسار اور مکرم صدر صاحب جماعت کنا کری نے سوالوں کے جوابات دیے۔

ملک کے نیشنل ریڈیو کے نمائندہ سارا وقت جلسہ میں شامل رہے اور جلسہ کی کوریج کو ریڈیو پر نشر کیا۔ اسی طرح جلسہ کے اختتام پر مکرم امیر صاحب جماعت سیرالیون، صدر صاحب جماعت گنی کنا کری اور خاکسار کا انٹرویو لیا گیا جس میں جماعت کا تعارف اور جلسہ کے اغراض و مقاصد بیان کئے گئے۔

شام پانچ بجے جلسہ اپنے اختتام کو پہنچا۔ جلسہ کے اختتام پر یونیورسٹی کے دو طالبعلم اور ایک اور صاحب بیعت کرکے احمدیت میں شامل ہوئے۔ جلسہ کی کل حاضری 200 رہی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس جلسہ کو گنی میں جماعت احمدیہ کی عظیم الشان کامیابیوں کا پیش خیمہ بنادے۔ آمین

(الفضل انٹرنیشنل 24 جنوری 2014ء)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مکرم فرید احمد ناصر صاحب

میرے والد محترم چوہدری نور احمد صاحب عابدؔ

میرے والد مکرم چوہدری نور احمد عابدؔ صاحب 3/اپریل 1919ء کو علی پور ضلع لاہور (جو آج کل ضلع قصور میں شامل ہے) میں پیدا ہوئے۔ آپ اپنے بہن بھائیوں میں دسویں نمبر پر تھے۔ آپ کا نام حضرت مصلح موعودؓ نے رکھا۔ چونکہ آپ کے والد مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب رفیق حضرت مسیح موعودؑ کے آباء کا تعلق خود پور مانگا سے تھا مگر بوجوہ وہاں سے نقل مکانی کے بعد یہ خاندان چک نمبر L/11-6 ضلع منٹگمری (ساہیوال) میں آباد ہو گیا تھا اس لیے میرے والد نے ششم جماعت تک ابتدائی تعلیم اپنے آبائی گاؤں اور اُس سے ملحقہ گاؤں کے گورنمنٹ سکول میں حاصل کی۔ جس کے بعد آپ کے والد کو اُن کے کسی دوست نے تحریک کی جس کے نتیجہ میں میرے والد صاحب کو قادیان مدرسہ احمدیہ میں داخل کروا دیا گیا۔ جہاں پر آپ نے حضرت مسیح موعودؑ کے کئی ایک رفقاء سے شرف تلمذ حاصل کیا جن میں حضرت عبدالرحمٰن صاحب جٹ، حضرت میاں ابراہیم صاحب قادیانی، حضرت ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب مہر سنگھ، حضرت ماسٹر مولا بخش صاحب اور حضرت ماسٹر محمد طفیل صاحب قابل ذکر ہیں۔

1937ء میں حضرت مصلح موعودؓ کے ارشاد کہ ”نوجوان خدمت دین کے لیے باہر جائیں خود کمائیں اور (دعوت الی اللہ) کریں۔“ کو مدنظر رکھتے ہوئے میرے والد صاحب عازمِ سندھ ہوئے۔ کوٹ سمابہ، ترنڈا کی جماعتوں سے ہوتے ہوئے کوٹری، حیدرآباد اور پھلیلی میں خدمات انجام دیں اور اپنی معاشی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے ریلوے سٹیشن پر قلی کا کام بھی کیا، ابلے چنے فروخت کیے، چوڑیاں پگھلا کر مینا کاری سیکھی۔ ٹیوشن پر بچے پڑھائے اور کچے چمڑے کی خرید و فروخت جیسے کام کیے۔

اسی دوران حضرت مصلح موعودؓ نے ایک دفعہ اپنی اور جماعت کی زمینوں پر تشریف لے جاتے ہوئے حیدرآباد ریلوے سٹیشن کے بنگلہ میں جب شرف میزبانی بخشا تو حضور کو کھانا پیش کرنے کی خدمت میرے والد کے سپرد ہوئی۔ حضور کے لیے بطور خاص توے پر پکی چپاتیاں پیش کی گئیں اور دیگر مہمانوں کے لیے تندوری روٹیاں تھیں۔ مگر حضور نے چپاتیوں کو چھیڑے بغیر ہاتھ بڑھا کر ایک تندوری روٹی اپنے آگے رکھ لی اور اس پر ایک بوٹی رکھ کر تناول فرمائی۔ حضور نے گلاس میں چند گھونٹ پانی پیا تو میرے والد نے باقی پانی کا گلاس بطور تبرک خود بھی پیا اور دیگر احباب کو اس میں مزید پانی ڈال کر تقسیم کر دیا۔ وہیں پر میرے والد صاحب نے اپنے بڑے بھائی مکرم محمد صدیق صاحب کے ہاں بیٹے کی ولادت کا ذکر کر کے نومولود کا نام عطا فرمانے کی درخواست کی جس پر وہیں حضور نے بشارت احمد نام عطا فرما دیا۔ بعد ازاں 1941ء میں آپ ملازمت کی غرض سے فوج میں بھرتی ہو گئے۔ آغاز میں آپ نے وائرلیس آپریٹر کے طور پر کام کیا پھر آپ کو حوالدار کلرک کی پوسٹ پر بھرتی کر لیا گیا۔ دوسری جنگ عظیم کے دوران آپ سنگاپور اور برما کے محاذ پر رہے۔ فوج کی ملازمت کے دوران آپ بریلی، انبالہ، فیروزپور، کلکتہ، بنگال اور کومیلا کے علاوہ راولپنڈی، مری، ایبٹ آباد، کیمبل پور، لاہور، ملتان اور کوئٹہ میں تعینات رہے اور آخرالذکر سنٹر سے 6 جون 1962ء میں ریٹائرڈ ہوئے جس پر آپ کو اعزاز کے طور پر نہایت اچھی کارکردگی پر ایک سرٹیفکیٹ جاری کیا گیا جبکہ اس کے علاوہ چند ایک تمغوں سے بھی نوازا گیا۔ ریٹائرمنٹ کے وقت آپ ای ایم ای برانچ کوئٹہ میں آفس سپرنٹنڈنٹ تھے۔

آپ نے اپنے اہل خانہ کو احمد نگر رہائش کی غرض سے منتقل کر رکھا تھا۔ اس لیے فوج سے ریٹائرمنٹ کے بعد فضل عمر ریسرچ انسٹیٹیوٹ میں ملازمت اختیار کر لی۔ چند ہی ماہ کے بعد ربوہ میں ٹاؤن کمیٹی کی منظوری ہو گئی جس پر مکرم صوفی بشارت الرحمٰن صاحب کی تحریک پر میرے والد نے جھنگ شہر میں جا کر انٹرویو دیا جس پر ڈپٹی کمشنر جھنگ نے آپ کی تقرری بطور سیکرٹری ٹاؤن کمیٹی ربوہ کا حکم دے کر آپ کو ربوہ کا چارج سپرد کر دیا۔ چنانچہ اُس وقت دفاتر مجلس انصاراللہ مرکزیہ کے بالکل سامنے کے مکان میں عارضی ٹاؤن کمیٹی کا دفتر تھا بعد ازاں آپ ہی کے دور میں وقف جدید کے بالمقابل جہاں اس وقت ٹاؤن کمیٹی ربوہ کی عمارت ہے منتقل کی گئی۔ آپ 25/اکتوبر 1962ء سے لے کر 10/ اکتوبر 1968ء تک اپنے شہر ربوہ میں بطور سیکرٹری ٹاؤن کمیٹی تعینات رہے۔ ربوہ ٹاؤن کمیٹی میں تعینات ہونے والے آپ آج تک پہلے اور آخری احمدی سیکرٹری ہیں۔ اس دوران آپ نے خدمات کی توفیق پائی۔ 1968ء میں آپ کے دور میں سوئی گیس اور پانی کی سپلائی اہل ربوہ کے لئے شروع ہوئی۔ ربوہ کے پرانے باسی اس بات کو خوب جانتے ہیں کہ ربوہ کی گلیوں میں ابتداء میں گورنمنٹ کی طرف سے لگوائے جانے والے سایہ دار درخت آپ ہی کے دور میں لگوائے گئے تھے۔ جو آج بھی کہیں کہیں دکھائی دیتے ہیں۔

ربوہ کے علاوہ آپ جھنگ، فیصل آباد، خوشاب، بھیرہ اور پیر محل میں بطور ٹیکسیشن آفیسر تعینات رہے۔ اس طرح 1979ء میں اس گورنمنٹ ملازمت سے باعزت ریٹائر ہوئے۔

خلافت سے گہرا تعلق

میرے والد نے ہر دو ملازمتوں کے دوران جہاں جہاں تعینات رہے نظام جماعت اور خلافت سے گہرا تعلق رکھا۔ فوج کی ملازمت کے دوران دوسری جنگ عظیم میں آپ کا برما اور سنگاپور سے بھی حضرت مصلح موعودؓ سے مسلسل رابطہ تھا۔ چنانچہ ایک مرتبہ آپ نے برما سے حضرت صاحب کی خدمت میں خط ارسال کیا اُسی دوران آپ نے چھٹی کی درخواست بھی دے رکھی تھی۔ جو فوج کے ہیڈ آفس سے منظور ہو گئی۔ آپ رخصت منظور ہونے پر سیدھے قادیان حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت صاحب نے دوران ملاقات پہلا سوال یہی کیا کہ آپ تو برما تھے جواباً آپ نے عرض کیا کہ جی حضور میں رخصت پر آیا ہوں۔ حضور نے فرمایا کہ آپ نے تو اپنے گاؤں جانا تھا آپ نے عرض کیا کہ جی حضور میں نے سوچا کہ میں پہلے اپنے آقا سے ملاقات کرلوں۔

اسی طرح جب آپ سنگاپور میں تھے تو آپ قادیان آئے بیت المبارک قادیان میں یہ اعلان ہوا کہ حضور نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی دوست سنگاپور سے آیا ہے تو وہ مجھ کو مل کر جائے چنانچہ میرے والد صاحب نے یہ اعلان سنا تو پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے چنانچہ اُسی وقت آپ کی ملاقات حضور سے کروائی گئی۔ میرے والد صاحب نے عرض کیا کہ حضور آپ کا ارشاد سن کر حاضر ہوا ہوں۔ حضور نے فرمایا کہ میں نے صرف اتنا کہنا تھا کہ جو دوست سنگاپور سے آئے ہیں وہ چندہ سنگاپور میں دیں۔

2 جولائی 1931ء کو حضرت مرزا سلطان احمد صاحب کی وفات ہوگئی اور جنازہ حضرت مصلح موعودؓ نے پڑھایا۔ اس موقع پر میرے والد صاحب وہاں پر موجود تھے۔ اسی طرح خلافت ثالثہ کے دوران جب کہ آپ سیکرٹری ٹاؤن کمیٹی ربوہ تھے کے حوالے سے آپ کی کئی ایک ملاقاتیں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ سے رہیں۔ حضور کی ہی رہنمائی میں اوپر مذکور ربوہ کے حوالہ سے کام سرانجام دیئے گئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ سے خلافت سے قبل بھی اور بعد میں بھی آپ کا بہت پیار کا تعلق تھا۔ چنانچہ میرے والد صاحب کے کاغذات میں جبکہ آپ ڈسٹرکٹ جھنگ کے ٹیکسیشن آفیسر تھے کے وقت کا ایک رقعہ ملا جو حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کے اپنے ذاتی لیٹر پیڈ پر تحریر کردہ موجود ہے جس میں کسی دوست کو بعض کاموں کے سلسلہ میں میرے والد صاحب کے پاس بھیجا۔ میرے استفسار پر میرے والد صاحب نے مجھے بتایا کہ حضرت مصلح موعودؓ کی اولاد میں سے ویسے ہی قدرتی طور پر ان سے کچھ زیادہ ہی پیار تھا۔ چنانچہ یہی پیار خلافت پر متمکن ہونے کے بعد عزت و احترام اور عقیدت میں بدل گیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ جب ناظم وقف جدید تھے تو اس وقت سے مکرم ضیاء الرحمٰن صاحب جو آج کل بھی وقف جدید میں ہی ملازمت کر رہے ہیں حضور کے اکاؤنٹنٹ تھے چنانچہ جب میرے والد صاحب ریٹائرمنٹ کے بعد ربوہ میں مستقل اپنے اہل خانہ کے ساتھ رہائش پذیر ہوئے تو آپ نے پراپرٹی کنسلٹنسی کے لیے دکان کی تلاش کی۔ جس پر آپ کو معلوم ہوا کہ حضرت صاحب کی ذاتی دکان جہاں پر آجکل نیو الکیسٹ واقع ہے خالی تھی۔ میرے والد نے مکرم ضیاء الرحمٰن صاحب سے پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ محترم میاں صاحب نے مجھے فرمایا تھا کہ اب دکان کسی کو نہیں دینی۔ چنانچہ اگلے دن مکرم ضیاء الرحمٰن صاحب نے خود ہی میرے والد صاحب کو آ کر بتایا کہ میں نے میاں صاحب سے برسبیل تذکرہ یہ بات کی تھی تو آپ نے برجستہ فرمایا کہ اگر عابد صاحب نے دکان مانگی ہے تو اُن کو دے دیں جب کہ اس سے قبل حضرت میاں صاحب کسی کو بھی دکان نہ دینے کا ارشاد فرما چکے تھے۔

ایک مرتبہ ہم بھائیوں نے اپنے والد کو لندن کا چکر لگانے کا کہا تو انہوں نے جواب میں کہا کہ لندن میں میرے لئے کشش صرف میرے آقا کی ہے۔ چنانچہ اسی غرض سے آپ نے لندن چکر لگایا اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ سے نہایت ہی پیاری ملاقات ہوئی۔ خلافت خامسہ کے انتخاب سے دو ماہ قبل آپ کو مسلسل دوران نماز تہجد سے قبل الہام ہوتا رہا جس میں یہ دو الفاظ دوہرائے گئے۔ ”انتخاب خلافت، انتخاب خلافت“ آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ سے خلافت پر متمکن ہونے سے قبل بھی ملاقات کی اور بعد از خلافت آپ کی صحت اور عمر نے اتنے طویل سفر کی اجازت نہ دی چنانچہ آپ نے اپنے آقا کو جو خطوط لکھے ہیں وہ میرے پاس محفوظ ہیں جن میں ایک خط میں اپنی عمر اور معذوری کو حضور سے ملاقات کے درمیان ایک روک قرار دیا جس پر نہایت ہی رقت انگیز الفاظ میں دوری کی وجہ سے آپ نے حضور کو ایک خط میں ایک عربی شعر کو پیش کر کے اپنی پیرانہ سالی کے عذر کو یوں پیش کیا کہ

لبید کے دیار سے میرا آپ کو سلام کیونکہ میں آپ تک پہنچنے کی سعی سے عاجز ہوں۔

یہ میرا خط میرے وہاں نہ پہنچنے کی وجہ سے میری نیابت میں ہے۔ کیونکہ پانی کی عدم موجودگی تیمم کو جائز کر دیتی ہے۔

اسی طرح خط و کتابت کا سلسلہ جہاں تک ممکن تھا جاری رکھا اور اپنی زندگی میں آخری نصیحت مجھے آپ نے یہی کی کہ

”خلیفۂ وقت کو بلا جواز خط لکھتے رہا کرو“

آپ چونکہ قادیان دارالامان میں رہ چکے تھے

اس لئے آپ کی شاعری میں قادیان کی محبت کے علاوہ حضرت مصلح موعود اور دیگر خلفاء کی محبت کی کئی ایک نظمیں ملتی ہیں۔ چنانچہ آپ نے اپنے ایک شعر میں کہا کہ

زندگی گزرے تو گزرے سایۂ محمود میں
اور گر مرجاؤں تو مدفن ہو میرا قادیاں

چنانچہ 1931ء میں آپ کو قادیان میں بارہ سال کی عمر میں سیرۃ النبیؐ کے جلسہ پر تقریر کرنے کا موقعہ ملا جس کا عنوان تھا ''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا طرزِ تبلیغ'' جبکہ اس جلسہ کی صدارت حضرت مولانا سید سرور شاہ فرما رہے تھے۔ یہی تقریر آپ نے حیدرآباد میں 1937ء میں میلاد النبیؐ کے جلسہ پر کی جس کی صدارت ایک غیر احمدی پیر صاحب کر رہے تھے۔ چنانچہ آپ جب تقریر کر کے سٹیج پر سے نیچے اُترے تو صدر مجلس نے آپ کے ہاتھوں پر بوسہ دیا۔

اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی وفات پر آپ نے جو اشعار لکھے وہ یہ تھے کہ

اے جانے ولے طاہرِ عزت مآب جا
لاکھوں دلوں کی دھڑکنوں کے ہم رکاب جا
خُلدِ بریں ہے روحِ مقدّس کا منتظر
دنیا و آخرت ہے تری کامیاب جا

جماعتی خدمات

میرے والد کا دورانِ ملازمت جہاں خلافت کے ساتھ گہرا اور مسلسل رابطہ تھا وہیں جماعتی خدمات میں بھی ہمیشہ آگے آگے رہے۔ چنانچہ آپ کو مختلف جگہوں سے مجلس شوریٰ کی نمائندگی ملتی رہی۔ اسی طرح 1953ء کے فسادات کے دوران آپ گنج مغل پورہ لاہور میں مکرم ملک منور احمد جاوید صاحب (نائب ناظر ضیافت ربوہ) کے نانا کے مکان کی بالائی منزل میں بطور کرایہ دار مقیم تھے۔ انہی ایام میں آپ گنج مغل پورہ اور باغبانپورہ لاہور کے قائد مجلس بھی رہے اور وہاں پر نمازوں اور جمعۃ المبارک پڑھانے کی بھی توفیق ملتی رہی۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے 1986ء میں جن دنوں میں جامعہ احمدیہ کے درجہ ثانیہ کا طالبِ علم تھا اور موسم گرما کی تعطیلات میں وقفِ عارضی پر اپنے چند کلاس فیلوز کے ساتھ پشاور گیا۔ مجھے ایک دن وہاں پر سِول کوارٹر کی بیت الذکر میں نمازِ عشاء پڑھانے کے لئے کہا گیا۔ جونہی میں نے نماز سے سلام پھیرا ایک نابینا حافظِ قرآن جو کہ اُس وقت میرے پیچھے نماز ادا کر رہے تھے۔ مجھے مخاطب کر کے کہنے لگے کہ نماز پڑھانے والا عابد صاحب کا بیٹا ہے؟ میں نے اثبات میں جواب دیا بعد میں مجھے اُن حافظ صاحب نے بتایا کہ میں نے 1953ء میں گنج مغلپورہ میں آپ کے والد صاحب کی اقتداء میں نمازیں ادا کی ہوئی ہیں۔ جس پر مجھے خوشی بھی ہوئی اور محترم حافظ صاحب کی سماعی پہچان پر حیرت بھی ہوئی۔

اسی طرح جب آپ لاہور میں مقیم تھے تو وہاں سے آپ کو تحریک جدید کے مجاہدین میں شمولیت کی سعادت نصیب ہوئی اور اس سلسلہ میں شائع شدہ کتاب میں آپ کا نام گنج مغلپورہ کی فہرست میں پہلے نمبر پر موجود ہے۔

آپ جب 1962ء میں فوج سے ریٹائرمنٹ کے بعد احمد نگر اپنے اہل خانہ کے ساتھ رہائش پذیر تھے تو اس وقت آپ کو حضرت مصلح موعود کی منظوری سے احمد نگر جماعت کا صدر نامزد کر دیا گیا۔ جس کے بعد آپ اگلے انتخابات میں بطور صدر جماعت احمد نگر منتخب بھی ہوئے اور اس طرح آپ کو وہاں دو مرتبہ صدارت کے عہدے پر کام کرنے کا موقعہ ملا۔ جبکہ آپ اُس وقت سیکرٹری ٹاؤن کمیٹی ربوہ کی اہم ذمہ داری بھی سرانجام دے رہے تھے۔ بعد ازاں آپ اسی ذمہ داری اور بعض دیگر ضروری امور کی وجہ سے ربوہ میں رہائش کے لئے منتقل ہوگئے۔ 1982ء سے 2004ء تک بائیس سال آپ کو بطور مرکزی قاضی خدمات کی توفیق ملی۔ جس پر آپ نے مجھے خود بتایا کہ جب مجھے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی طرف سے قاضی مقرر کئے جانے کی چٹھی ملی تو میں اس ذمہ داری کے ملنے پر لرز گیا تھا۔ مگر خدا نے اپنے خاص فضل سے آپ سے یہ کام باحسن طریق لیا۔ محلّہ دارالصدر شمالی کی بیت الانوار میں آپ کو مکرم قاری محمد امین صاحب کے بعد مسلسل پچیس برس تک بطور امام الصلوٰۃ نمازیں پڑھانے کی توفیق ملی۔ آپ کو خدا نے محض اپنے فضل سے نہ صرف اچھی آواز سے نوازا تھا بلکہ تلاوت قرآن کریم میں نہایت سادہ مگر سحر انگیز لحن عطا فرمایا تھا۔ نمازوں کی امامت میں آپ ہمیشہ میانہ روی کے حسن کو قائم رکھتے۔ نمازِ فجر کی تلاوت میں ایک علیحدہ سوز مقتدیوں کو نماز میں ایک گونا لطف مہیا کرتا۔ آپ کی تلاوت میں ہر لفظ نہایت واضح ہوتا۔ آپ کی وفات پر مجھے محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب ناظر دیوان نے گھر پر افسوس کے دوران بتایا کہ عابد صاحب کی تلاوت میں ایک بات منفرد تھی کہ اگر کوئی رکوع مجھے نہ بھی آتا ہو تو بھی ان کی ادائیگی سے ہر لفظ واضح ہو کر ایسے ہی لگتا تھا گویا سمجھ آرہا ہے۔ اسی طرح مجھے یاد ہے مکرم مولانا غلام باری صاحب سیف جب بھی کہیں چلتے پھرتے میرے والد صاحب کو ملتے تو یہ فقرہ ضرور کہتے ''عابد پڑھ دو پڑھ دو، وہی نظم جو قادیان میں پڑھتے تھے پھر پڑھ دو، یثرب کو جانے والے میرا اسلام لے جا۔'' یہ نظم میرے والد صاحب قادیان میں اپنے دوستوں وغیرہ کو اپنی آواز میں سنایا کرتے تھے۔ جس کی یاد کو تازہ کرنے کے لئے سیف صاحب یہ بات کہتے۔

اسی طرح آپ کو دارالصدر شمالی حلقہ انوار میں بطور زعیم انصاراللہ، قائم مقام صدر محلّہ، سیکرٹری وصایا اور دیگر عہدوں پر کام کرنے کی توفیق ملتی رہی۔

پنجوقتہ نمازوں کی ادائیگی، ہر مالی تحریک میں حصہ لینا، نمازِ فجر کے بعد تلاوت قرآنِ کریم میں باقاعدگی، خلیفۂ وقت کو بالالتزام دعا کے لئے خط لکھنا آپ کی زندگی کا غیر متزلزل معمول تھا۔ جس پر آپ کہا کرتے تھے کہ ان امور کی انجام دہی سے خدا مجھے بے شمار بدیوں اور شر سے خود بخود بچالیتا ہے۔ اس کے علاوہ میرے والد بالالتزام نمازِ تہجد ادا کیا کرتے تھے جس کی ادائیگی میں طوالت اور رقت آمیزی، گداز اور گریہ وزاری کا حسن نمایاں دکھائی دیتا تھا۔

میرے والد صاحب باوجود اس کے کہ گورنمنٹ میں ایسی پوسٹ پر فائز تھے جہاں رشوت لینا معمول کا کام سمجھا جاتا ہے۔ لیکن اپنے اور غیر اس بات کے گواہ ہیں کہ آپ نے اس معاملے میں بھی نہایت پاکیزہ اور دیانتدار زندگی گزاری اور ایسا کوئی داغ آپ کی شفافیت کو گندہ نہ کرسکا جو محض خدا کا فضل تھا۔ اس سلسلے میں آپ نے اپنی ذات اور بیوی بچوں کی کبھی پرواہ نہ کی۔ اس کے ساتھ ساتھ آپ نے ہمیشہ گورنمنٹ کے مفاد کو اپنے ذاتی مفاد سے ہر لحہ ترجیح دی جو ایک احمدی کی حقیقی شان ہے۔ چنانچہ میرے سب سے بڑے بہنوئی شریف احمد آصف صاحب جو کہ آج کل ایوان محمود کے بالمقابل حسن ٹریڈرز دکان چلا رہے ہیں کے لئے ایک بینک میں ملازمت کی خاطر درخواست دی جبکہ میرے والد فیصل آباد میں بطور ٹیکسیشن آفیسر تعینات تھے۔ چنانچہ بینک نے کہا کہ ملازمت مِل جائے گی مگر پانچ لاکھ روپے بینک میں ملازم ہونے والے کے اکاؤنٹ میں پہلے جمع کروادیں۔ اس دوران آپ کے پاس کچھ ایسے لوگ بیٹھے تھے جو کہ ٹیکس کے سلسلہ میں آپ کے پاس آئے تھے۔ انہوں نے یہ گفتگو سن کر آفر دی کہ پانچ لاکھ ہم جمع کروادیتے ہیں۔ آپ ہمارا ٹیکس دو فیصد کم کردیں۔ جس پر آپ نے کہا **گورنمنٹ کو ایک پیسہ کا بھی نقصان نہیں ہونے دوں گا میرا داماد بے شک فارغ پھرتا رہے۔**

میرے والد صاحب کم گو تھے مگر صائب الرائے اور بہت دعا گو وجود تھے۔ آپ نے سارے کام دعا سے کئے اور اپنی اولاد کو بھی ہمیشہ دعا پر زور دینے کی نصیحت کی۔ آپ کی اپنی اولاد کو نصیحت کا انداز بہت مؤثر اور نہایت شستہ تھا۔ دھیما پن اور درگزر کرنا آپ کی فطرت ثانیہ تھی۔ انتقام لینے کا آپ کے اندر گویا مادہ ہی موجود نہ تھا۔ آپ ایک صابر شاکر اور قانع انسان تھے۔ آپ کی زندگی میں الٰہی تائیدات کے کئی واقعات ملتے ہیں۔ آپ ہر ایک کے ساتھ نہایت شفقت، پیار اور محبت کے ساتھ پیش آتے جس کی بدولت آپ ہر ماحول میں ہر دلعزیز شخصیت کے مالک وجود تھے۔ آپ کی زندگی کے معمولات میں ہمیشہ اعتدال کا عنصر نمایاں تھا۔ یہی وجہ تھی کہ آپ کے ہر کام میں مستقل مزاجی پائی جاتی تھی۔ خودنمائی آپ کو ناپسند تھی۔ آپ ایک ریٹائرڈ فوجی تھے مگر اس ملازمت والے افراد کے بارے میں جو معروف تاثر ہے کہ یہ غصّے والے ہوتے ہیں میرے والد پر یہ کلیہ سو فیصد غلط ثابت ہوتا تھا کیونکہ آپ کے اندر گویا غصہ تھا ہی نہیں۔

دوران ملازمت آپ نے میٹرک، ایف۔اے، بی۔اے، ادیب عالم اور منشی فاضل کے امتحان دیئے۔ اس طرح رومن اردو، انگلش اور ایجوکیشن انسٹرکٹر اور طبِ یونانی کا گریڈ بی میں امتحان پاس کیا۔ میرے والد صاحب کو مطالعہ کا ازحد شوق تھا۔ آپ کے دو ہی مشغلے تھے ایک مطالعہ کتب اور دوسرا شکار۔ آپ کئی کئی گھنٹے مطالعہ کرنے کے عادی تھی۔ **روزنامہ الفضل کا ایک ایک لفظ آپ صبح 9 بجے تک پڑھ چکے ہوتے** بعد ازاں دیگر قومی اخبارات کا مطالعہ اور ہفت روزہ لاہور اور انصار اللہ کے علاوہ کتب حضرت مسیح موعود اور حضرت مصلح موعود کے انوار العلوم آپ کے ہمیشہ زیرِ مطالعہ رہے۔ آپ موقع کی مناسبت سے تربیت کے مضامین میں سے کئی اقتباسات گھر میں موجود افراد کو پڑھنے کے لئے نشان لگا کر دیتے۔ اسی مطالعہ کی بدولت آپ کو مختلف اعتراضات کے جوابات کے حوالہ جات ازبر تھے۔ آپ کی تحریر اور اسی طرح شاعری نہایت پختہ تھی۔ جس میں قادیان میں تعلیم حاصل کیے جانے کی جھلک نمایاں دکھائی دیتی ہے۔ اسی طرح آپ نہایت خوشخط تھے آپ کے ہاتھ کے کئی قلمی نسخے (شاعری، خطوط وغیرہ) خاکسار کے پاس محفوظ ہیں۔

میرے والد عابدؔ نام کے اعتبار سے اسمِ بامسمّیٰ تھے۔ آپ نے ساری زندگی تقویٰ اور پرہیزگاری کے ساتھ بسر کی۔ آپ کی وفات 15 نومبر 2013ء 10 محرم الحرام بروز جمعۃ المبارک تقریباً جمعہ کے وقت طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ میں ہوئی۔ جبکہ آخری ایام میں آپ کے زیر لب ذکر الٰہی اور دعائیں جاری تھیں۔ جن کی آواز ہم نے قریب سے سنیں۔ جن میں سے ایک دعا یہ تھی کہ اے اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی اولاد پر قیامت تک فضل نازل فرما اور اسی طرح حضرت مسیح موعود اور آپ کی اولاد پر بھی قیامت تک فضل نازل فرما۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اُن کی اہلیہ اور اولاد کو جن میں چھ بیٹے اور پانچ بیٹیاں شامل ہیں صبر عطا فرمائے۔ آپ کے پوتے اور پوتیاں نواسے نواسیاں پوری دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں۔ جن کی تعداد پچاس کے قریب ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب اہلِ خانہ کو ان کی خوبیاں اپنانے اور اسی طرح تعلق باللہ قائم کرنے کی توفیق عطا فرماتے ہوئے ہمارے والد کو اپنے قرب میں جگہ عطا فرمائے اور ہم سب اُن کی نیک نامی کو ہمیشہ قائم رکھنے والے ہوں آمین یارب العالمین۔

اسی طرح میں اُن تمام احباب کا تہہ دل سے شکرگزار ہوں۔ جو گھر آکر ہمارے غم میں برابر کے شریک ہوئے اور ہماری ہر حوالے سے ڈھارس بندھائی۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ اُن احباب کو بھی جو بذریعہ فون یا دیگر ذرائع سے افسوس کرتے رہے اجرِ عظیم عطا فرمائے اور بیش از بیش فضلوں سے نوازے۔ آمین

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

خدا کے فضل و کرم سے ناصر ایلیمنٹری سکول صادق پور ضلع عمرکوٹ فروغ تعلیم کے سلسلہ میں کوشاں ہے اور 1988ء سے یہ جاری سکول بہت ہی مفید ثابت ہوا ہے۔ اس سکول میں ہر سال تقریب آمین منعقد ہوتی ہے۔ 16 فروری 2014ء کو 5 طلباء امۃ النور بنت مکرم مبشر احمد صاحب، غزالہ خالد بنت مکرم خالد احمد صاحب، ابرار احمد ولد مکرم اختر حسین صاحب، سائرہ ثمرین بنت مکرم عبدالمجید صاحب اور صہیب احمد ولد مکرم ناصر احمد صاحب کی تقریب آمین ہوئی۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم صفدر نذیر گولیکی صاحب نائب ناظر تعلیم نے طلبہ سے قرآن مجید کی آخری سورتیں سنیں اور دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ ان کو اور ان کے والدین کو قرآنی برکات سے مالا مال کرے اور ہمیشہ قرآن کریم سے وابستہ رکھے۔ (نظارت تعلیم)

سانحہ ارتحال

مکرم مرزا محمد افضل صاحب مربی سلسلہ ٹورانٹو کینیڈا تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بڑے بھائی مکرم مرزا محمد الیاس صاحب ساکن نصیرہ کھاریاں ضلع گجرات مورخہ 22 فروری 2014ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے مرحوم موصی تھے۔ مورخہ 26 فروری کو محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے نماز جنازہ پڑھائی بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین کے بعد خاکسار نے دعا کروائی۔ آپ نے 74 سال عمر پائی اور ایک لمبا عرصہ بحیثیت ہیڈ ماسٹر ہائی سکول اور ساتھ کے ساتھ مقامی جماعت میں بھی خدمت سلسلہ کی توفیق ملتی رہی۔ مرحوم نے پسماندگان میں اہلیہ مکرمہ نصرت بیگم صاحبہ، نصیرہ، تین بیٹے مکرم مرزا منصور احمد صاحب، مکرم مرزا اسلیم احمد صاحب نیو یارک امریکہ، مکرم مرزا نومان احمد صاحب نصیرہ اور مکرم مرزا کامران احمد صاحب نصیرہ سوگوار چھوڑے ہیں۔ احباب جماعت سے ان کے درجات کی بلندی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

تبدیلی نام

مکرمہ امۃ الحی صاحبہ بیوہ مکرم بشیر اللہ خان صاحب ساکن حافظ آباد حال دارالعلوم شرقی مسرور ربوہ تحریر کرتی ہیں کہ میں نے اپنا نام امتل بی بی سے تبدیل کر کے امۃ الحی بیوہ بشیر اللہ خان رکھ لیا ہے آئندہ مجھے اسی نام سے لکھا اور پکارا جائے۔ شکریہ

ولادت

مکرمہ صادقہ ثریا بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری محمد صادق صاحب واقف زندگی سابق اکاؤنٹنٹ وکالت تبشیر ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے میرے پوتے مکرم منصور طاہر شمس صاحب و نواسی مکرمہ نحل علی صاحبہ بالٹی مور امریکہ کو مورخہ 26 فروری 2014ء کو پہلی بیٹی عطا فرمائی ہے۔ بچی کا نام افرح حریم شمس تجویز ہوا ہے۔ نومولودہ مکرم محمد راشد شمس صاحب باسٹن امریکہ کی پوتی اور مکرم ڈاکٹر ناصر علی صاحب و مکرمہ طاہرہ ناصر صاحبہ لیور پول برطانیہ کی نواسی ہے۔ اسی طرح مکرم چوہدری محمد صادق صاحب واقف زندگی اور مکرم ماسٹر غلام رسول صاحب مرحوم آف کراچی کی نسل سے ہے۔ احباب جماعت سے بچی کے نیک، صالحہ خادمہ دین اور والدین کے لئے قرۃ العین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

مکرم حافظ جواد احمد صاحب مربی ضلع گجرات تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو ایک بیٹے اور دو بیٹیوں کے بعد مورخہ یکم مارچ 2014ء کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود مکرم سجاد احمد خالد صاحب مربی سلسلہ کا پوتا اور مکرم مبارک احمد ظفر صاحب مرحوم کا نواسہ ہے۔ حضور انور نے حسان بن جواد نام عطا فرمایا ہے اور ازراہ شفقت وقف نو کی بابرکت تحریک میں شمولیت کی اجازت بھی عنایت فرمائی ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی والی عمر عطا فرمائے اور خادم دین بنائے۔ آمین

درخواست دعا

محترمہ ثمینہ رشید صاحبہ اہلیہ مکرم رانا رشید احمد صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

میرے والد محترم رانا بشارت احمد خانصاحب کی انجیو پلاسٹی طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں مورخہ 5 مارچ 2014ء کو ہوئی ہے۔ احباب سے شفائے کاملہ و عاجلہ اور جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

محترمہ امتیاز بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم رائے انور احمد صاحب دارالعلوم جنوبی ربوہ ایک پیچیدہ بیماری میں مبتلا ہیں۔ شفائے کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

جلسہ یوم مصلح موعود

مکرم منصور عباس صاحب قائد مجلس 192 مراد تحصیل حاصل پور ضلع بہاولپور تحریر کرتے ہیں۔

مورخہ 20 فروری 2014ء کو جلسہ یوم مصلح موعود زیر صدارت مکرم نعمات احمد نیئر صاحب معلم سلسلہ منعقد کروایا گیا۔ تلاوت و نظم کے بعد سیرت حضرت مصلح موعود کے حوالے سے مکرم ارشاد علی صاحب، مکرم ابوبکر صاحب اور صدر مجلس نے تقاریر کیں اور سیرت حضرت مصلح موعود کے حوالے سے کوئز پروگرام بھی منعقد کیا گیا اجلاس میں 148 احباب نے شمولیت کی۔ دعا سے اجلاس کا اختتام ہوا۔

اسی دن لجنہ اماء اللہ 192 مراد نے محض خدا تعالیٰ کے فضل سے جلسہ یوم مصلح موعود منعقد کیا۔ تلاوت و نظم کے بعد سیرت حضرت مصلح موعود کے موضوع پر مکرمہ زنیرہ سندس صاحبہ، مکرمہ عائشہ کنول صاحبہ، مکرمہ رخشندہ قیصرہ صاحبہ اور مکرمہ مومنہ مشتاق صاحبہ نے تقاریر کیں۔ اختتامی دعا مکرمہ امۃ الفیاض صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ 192 مراد نے کروائی۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ تمام احباب کو خدا تعالیٰ پیارے حضور کے تمام ارشادات پر لبیک کہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم حکیم محمود احمد صاحب دارالرحمت شرقی راجیکی تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بڑی ہمشیرہ محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالمجید بٹ صاحب مرحوم اور والدہ محترمہ مکرم صوبیدار عبدالستار بٹ صاحب محلّہ نصرت آباد ربوہ مورخہ 10 فروری 2014ء کو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں اپنے خالق حقیقی سے جا ملیں۔ مرحومہ کی عمر 105 سال تھی اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ مرحومہ نے پانچ خلفاء کا دور پایا مرحومہ سادہ مزاج اور صوم و صلوٰۃ کی پابند تھیں۔ مرحومہ کو نظام اور خلافت سے بے پناہ محبت تھی اور ہر اجلاس میں پنجابی نظمیں بڑے شوق سے پڑھا کرتی تھیں۔ مرحومہ کی نماز جنازہ بیت الجمال نصرت آباد میں مکرم مشہود احمد صاحب مربی سلسلہ نے پڑھائی اور تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں ہوئی۔ تمام احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

اعلان دارالقضاء

(مکرم سعید احمد طارق صاحب ترکہ
مکرم رشید احمد صاحب)

مکرم سعید احمد طارق صاحب نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم رشید احمد صاحب وفات پا چکے ہیں۔ ان کے نام قطعہ نمبر 6 بلاک نمبر 16 محلّہ دارالنصر برقبہ 1 کنال بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ لہٰذا یہ قطعہ جملہ ورثاء میں بحصص شرعی منتقل کر دیا جائے۔

تفصیل ورثاء

1۔ مکرمہ امۃ الرحمٰن صاحبہ (بیوہ)
2۔ مکرم سعید احمد طارق صاحب (بیٹا)
3۔ مکرمہ مدیحہ بشریٰ صاحبہ (بیٹی)
4۔ مکرم خرم احمد خالد صاحب (بیٹا)
5۔ مکرم سعید احمد طارق صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو تحریراً مطلع فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

اعلان دارالقضاء

(مکرم رشید احمد صاحب ترکہ
مکرم محمد صدیق صاحب)

مکرم رشید احمد صاحب نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم محمد صدیق صاحب وفات پا چکے ہیں۔ ان کے نام قطعہ نمبر 24 بلاک نمبر 17 محلّہ دارالرحمت برقبہ 10 مرلہ میں سے 7 مرلہ بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ لہٰذا یہ حصہ خاکسار اور میرے بھائی نذیر احمد میں بحصص برابر منتقل کر دیا جائے۔ مکرمہ امۃ الحفیظ صاحبہ کو کوئی اعتراض نہ ہے۔

تفصیل ورثاء

1۔ مکرم رشید احمد صاحب (بیٹا)
2۔ مکرم نذیر احمد صاحب (بیٹا)
3۔ مکرمہ امۃ الحفیظ صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو تحریراً مطلع فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

اعلان دارالقضاء

(مکرمہ شازیہ طارق صاحبہ ترکہ
مکرم طارق محمود صاحب)

مکرمہ شازیہ طارق صاحبہ نے درخواست دی ہے کہ خاکسار کے خاوند مکرم طارق محمود صاحب وفات پا چکے ہیں۔ ان کے نام قطعہ نمبر 8 بلاک نمبر 19 محلّہ دارالرحمت برقبہ 1 کنال مکرم میاں طارق محمود صاحب کے نام بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ لہٰذا یہ قطعہ خاکسار کے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو کوئی اعتراض نہ ہے۔

تفصیل ورثاء

1۔ مکرمہ شازیہ طارق صاحبہ (بیوہ)
2۔ مکرم میاں فخر محمود صاحب (بیٹا)
3۔ مکرمہ حرا محمود صاحبہ (بیٹی)
6۔ مکرمہ ہانیہ محمود صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو تحریراً مطلع فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 20,15 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

19مارچ2014ء

12:10 am	نورِ مصطفویؐ
12:30 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 14 مارچ 2014ء (عربی ترجمہ)
1:30 am	آسٹریلین سروس
2:10 am	احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن
2:50 am	کوئیز
4:00 am	سوال و جواب
5:10 am	عالمی خبریں
5:25 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:50 am	یسرنا القرآن
6:10 am	نورِ مصطفویؐ
7:15 am	کوئیز
8:15 am	آسٹریلین سروس
8:40 am	براہین احمدیہ
9:15 am	احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس
11:40 am	الترتیل
12:10 pm	خدام الاحمدیہ جرمنی اجتماع 8 ستمبر 2011ء
1:05 pm	ریئل ٹاک
2:05 pm	سوال و جواب
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	سواحیلی سروس
5:00 pm	تلاوت قرآن کریم اور درس
5:45 pm	الترتیل
6:15 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 23 مئی 2008ء
7:00 pm	Shotter Shondhane
8:20 pm	دینی و فقہی مسائل
9:00 pm	کڈز ٹائم
9:30 pm	فیتھ میٹرز
10:30 pm	الترتیل
11:00 pm	عالمی خبریں
11:20 pm	خدام الاحمدیہ جرمنی اجتماع

20مارچ2014ء

12:30 am	ریئل ٹاک
1:30 am	دینی و فقہی مسائل
2:20 am	کڈز ٹائم
3:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 23 مئی 2008ء
4:00 am	انتخاب سخن
5:05 am	عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم اور درس
6:00 am	الترتیل
6:35 am	خدام الاحمدیہ جرمنی اجتماع
7:30 am	دینی و فقہی مسائل
8:05 am	قرآنک آرکیالوجی
8:45 am	فیتھ میٹرز
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:30 am	یسرنا القرآن
11:50 am	حضور انور کے اعزاز میں بیت الرحمٰن میں استقبالیہ 18 مئی 2012ء
1:20 pm	Beacon of Truth (سچائی کا نور)
2:20 pm	ترجمۃ القرآن کلاس
3:25 pm	انڈونیشین سروس
4:20 pm	پشتو مذاکرہ
5:05 pm	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:35 pm	یسرنا القرآن
5:55 pm	Beacon of Truth (سچائی کا نور)
7:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 14 مارچ 2014ء
8:05 pm	حضرت مسیح ناصریؑ کا اصل پیغام
8:35 pm	ہجرت
9:10 pm	Maseer-E-Shahindgan
9:45 pm	ترجمۃ القرآن کلاس
10:45 pm	یسرنا القرآن
11:05 pm	عالمی خبریں
11:25 pm	حضور انور کے اعزاز میں استقبالیہ

شربت صدر
نزلہ زکام اور کھانسی کیلئے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

مکان برائے فروخت
دارالنصر وسطی ربوہ
رقبہ ساڑھے 5 مرلے
کمرے 2 عدد۔ کچن۔ سٹور۔ صحن
Mob:0332-7051917

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
اتھوال فیبرکس
2014 لان کی تمام ورائٹی دستیاب ہے
ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
اعجاز احمد طاہر: 0333-3354914

نورتن جیولرز ربوہ
فون گھر 6214214
دکان 6216216
047-6211971

خبریں

بادام کی افادیت بادام صرف یادداشت ہی بہتر نہیں بناتے بلکہ دیگر بیماریوں سے بھی بچاؤ میں مددگار ہوتے ہیں۔ امریکی طبی ماہرین کی ایک حالیہ تحقیق کے مطابق بادام دل کے امراض اور ذیابیطس کے خطرے کو کم کرتے ہیں بلکہ ان میں موجود قدرتی اجزا جسم میں کولیسٹرول کی سطح کو بھی بڑھنے سے روکتے ہیں۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ بادام میں وٹامن ای کی وافر مقدار موجود ہوتی ہے جو جسمانی تندرستی سمیت جلد کی شگفتگی کا باعث بھی بنتی ہے۔ (روزنامہ دنیا 14 ستمبر 2013ء)

جدید ٹیکنالوجی کا استعمال زبان دانی کیلئے خطرہ برطانیہ میں ہونے والی ایک نئی تحقیق میں کہا گیا ہے کہ ایس ایم ایس، ای میلز اور کمپیوٹرز کے بہت زیادہ استعمال کی وجہ سے بچوں کی زبان دانی محدود ہوجانے کا خدشہ ہے۔ محققین کے مطابق گفتگو سے انسانی دماغ نئے الفاظ سیکھتا ہے مگر دور حاضر کے بچے اپنا زیادہ تر وقت کسی سے گفتگو کے بجائے جدید ترین مشینوں پر گزارنا پسند کرتے ہیں جس کی وجہ سے ان کی زبان دانی محدود ہونے کا خطرہ ہے۔ آج لوگوں کی مصروفیت کا یہ عالم ہے کہ ان کے پاس اپنے بچوں سے بات کرنے کیلئے بھی وقت نہیں جبکہ بچے بھی دوست بنانے، دوستوں سے باتیں کرنے اور کھیل کود کرنے کے بجائے اپنا وقت انٹرنیٹ، سمارٹ فون اور کمپیوٹر وغیرہ استعمال کرنے میں گزارتے ہیں جس کی وجہ سے انہیں زیادہ الفاظ سننے کا موقع ہی نہیں ملتا۔ (روزنامہ دنیا 25 جولائی 2013ء)

معذور افراد بھی چل پھر سکیں گے جاپان میں معذور افراد کے لئے روبوٹک مشین تیار کر لی گئی ہے۔ اس مشین کی مدد سے ہاتھ پاؤں سے محروم افراد بھی صحت مند انسانوں کی طرح کام کرسکیں گے۔ جاپانی ماہرین کی تیار کردہ اس مشین کی بدولت نہ صرف معذور افراد چل پھر سکتے ہیں بلکہ ان کیلئے بغیر کسی دقت کے زمین کی طرف جھکنا اور اٹھنا بھی آسان ہو جاتا ہے۔ یہ حیرت انگیز مشین بہت جلد مارکیٹ میں فروخت کے لئے پیش کردی جائے گی۔ (روزنامہ دنیا 12 اگست 2013ء)

لیڈیز، گرلز سوٹ 14 سائز تا 40 سائز
لیڈیز، گرلز کرتے، ٹراؤزر، گرلز لہنگا، شرارہ
رینبو فیشن
ریلوے روڈ ربوہ 6214377

لگژری گاڑی برائے فروخت
گاڑی ٹویوٹا ALTIS 1-8 ماڈل 2006ء
رنگ 54,000 عمومی حالت تقریباً نئی
پینٹ اصلی پہلا، استعمال گھریلو صرف ایک ہاتھ پر
رابطہ: 03007704339

ربوہ میں طلوع و غروب 8۔ مارچ

طلوع فجر	5:07
طلوع آفتاب	6:26
زوال آفتاب	12:20
غروب آفتاب	6:13

ایم ٹی اے کے آج کے اہم پروگرام

8مارچ2014ء

2:05 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 7 مارچ 2014ء
3:20 am	راہِ ہدیٰ
6:05 am	حضور انور کے ساتھ مجلس
7:10 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 7 مارچ 2014ء
8:20 am	راہِ ہدیٰ
9:55 am	لقاء مع العرب
12:00 pm	وقف نو خدام الاحمدیہ اجتماع 6 مئی 2012ء
2:00 pm	سوال و جواب
4:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 7 مارچ 2014ء
6:00 pm	انتخاب سخن Live
9:00 pm	راہِ ہدیٰ Live
11:30 pm	الحوار المباشر Live

ارشد بھٹی پراپرٹی ایجنسی
لاہور، اسلام آباد، ربوہ اور ربوہ کے گردونواح میں پلاٹ، مکان، زرعی و کمرشل زمین خرید و فروخت کی با اعتماد ایجنسی 0333-9795338
بلال مارکیٹ بالمقابل ریلوے لائن ربوہ فون دفتر 6212764
گھر: 6211379 موبائل 0300-7715840

فاتح جیولرز
www.fatehjewellers.com
Email:fatehjeweller@gmail.com
ربوہ فون نمبر: 0476216109
موبائل 0333-6707165

مکان برائے فروخت
محلہ نصرت آباد میں واقع پانچ مرلہ مکان فرنٹ 52 فٹ زیرِ زمین میٹھا پانی چھت لنٹر 2 بیڈ بمعہ اٹیچ باتھ، ڈرائنگ روم، TV لاؤنج کچن، کورڈ ایریا مکمل ٹائیل چائنہ
رابطہ 0333-9791047
0301-3553623

FR-10